© rasailojaraid.com

کلام نبویؐ کی کرنیں

مولانا عبدالمالک

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے۔ آپؐ کی سخاوت کا سب سے زیادہ ظہور رمضان المبارک کے مہینے میں ہوتا تھا، جب کہ جبرئیل امینؑ آپؐ سے ملتے تھے، اور جبرئیل امینؑ آپؐ سے ہر رات ملتے تھے اور آپؐ کے ساتھ قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے کاموں میں چوکھی، تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا: جانتے ہو سب سے زیادہ سخی کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: سب سے زیادہ سخی اللہ تعالیٰ ہیں۔ اس کے بعد میں تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی ہوں اور میرے بعد تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی وہ شخص ہے جس نے دین کا علم حاصل کیا پھر اسے پھیلایا۔ قیامت کے روز وہ امیر بن کر یا ایک اُمت بن کر آئے گا۔ (مشکوٰۃ)

اللہ تعالیٰ کی سخاوت کائنات کی نعمتوں کی شکل میں ہمارے مشاہدے میں ہے۔ موافق، مخالف سب کو نوازتے ہیں، لیکن اس کی سب سے بڑی سخاوت قرآن پاک اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے کہ اس کے ذریعے دنیا و آخرت بن جاتی ہے اور جنت ملتی ہے جو دائمی عزت اور وسیع و عریض حکمرانی ہے۔ نزول قرآن پاک اور منصب نبوت سے سرفرازی جناب رسول اکرمؐ کو رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں ہوئی۔ اسی مہینے میں لیلۃ القدر کی شکل میں سخاوت ہے کہ ایک رات ہزاروں راتوں (۸۴ سال سے) کی عبادت سے بھی افضل ہے۔ اسی مہینے میں روزہ داروں کے لیے شیطانوں کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند اور جنت کے دروازے کھول دیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جاتے ہیں۔ (بخاری) اس کا پہلا حصہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا آگ سے آزادی کا عشرہ ہے۔ جس نے کوئی بھی نفلی کام کیا گویا اس نے ایک فرض کو ادا کیا، جس نے ایک فرض ادا کیا اس نے گویا ۷۰ فرض ادا کیے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جس نے روزے دار کو افطار کرایا اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ کی آگ سے آزادی حاصل ہوگی اور اسے روزہ دار کے روزے کا ثواب بھی ملے گا۔ روزے دار کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ جس نے اپنے غلام/ملازم کے کام میں کچھ تخفیف کردی، اللہ تعالیٰ اس کی بخشش کردیں گے اور دوزخ کی آگ سے آزاد کردیں گے۔

(مشکوٰۃ بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان، رمضان کی آمد پر آپؐ کا خطبہ روایت سلمان فارسیؓ)

○

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایمان اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے روزہ رکھا، اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے اور جس نے ایمان اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رات کو قیام کیا (تراویح پڑھی) اس کے بھی پچھلے سارے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ (بخاری)

○

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپؐ کی اُمت کی مغفرت کردی جاتی ہے رمضان المبارک کی آخری رات میں (رمضان المبارک کا حق ادا کرنے والوں، روزے داروں اور گناہوں سے بچنے والوں کی)۔ عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! کیا یہ لیلۃ القدر کے بارے میں ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس بنیاد پر ہے کہ کارکن جب کام پورا کردیتا ہے تو اسے اس کی اُجرت دے دی جاتی ہے۔ (مسند احمد)

یہ اللہ تعالیٰ کی وہ سخاوتیں ہیں جو اس مہینے میں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی سخاوت قرآن پاک ہے جو آپؐ کے سینۂ اطہر پر اسی مہینے میں نازل ہوا اور آپؐ کے ذریعے اُمت کو اسی مہینے میں ملنا شروع ہوا، اور اسی وجہ سے قرآن پاک کے عالم اور معلم کو آپؐ نے اپنے بعد سب سے زیادہ سخی قرار دیا۔ اس لیے کہ خلقِ خدا کو سب سے زیادہ ضرورت قرآن پاک، اس کی تعلیمات اور اس کے نظام کی ہے۔ جو لوگ قرآن پاک کو پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں، سب سے زیادہ سخاوت کا کام کر رہے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رمضان المبارک کا پہلا حق یہ ہے کہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کی جائے، اس کا ذوق وشوق اور جذبے سے استقبال کیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کا استقبال، اس کی فضیلت کو بیان فرمایا کرتے تھے تاکہ اُمت اس کے حقوق کو ادا کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا:

''تم پر سایہ فگن ہو رہا ہے ایک عظیم مہینہ، ایک مبارک مہینہ، ایک ایسا مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزاروں راتوں سے بہتر ہے''۔ (عن سلمان فارسی، مشکوٰۃ بحوالہ بیہقی)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو ذہنی طور پر تیار کرنے کے بعد رمضان المبارک میں خود بھی روزہ رکھنے، تلاوت قرآن، قرآن پاک کے دور اور خیر کے تمام کاموں میں مشغول ہو جاتے تھے۔ صدقہ خیرات، مسلمانوں کی ہمدردی، عزیزوں سے صلہ رحمی، روزہ داروں کے روزے افطار کرانا، اللہ تعالیٰ سے مغفرت کے حصول اور بلندیِ درجات کی طلب کے لیے مشغول ہو جانا آپؐ کا معمول تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مہینے میں جو معمول تھے، ان کو محدثین نے بیان کیا ہے اور اُمت مسلمہ کے لیے آپؐ کے ان معمولات میں بہت بڑی رہنمائی ہے۔ تمام حقوق اور معمولات کی اساس قرآن پاک کی قدردانی اور تعظیم ہے۔ اس کے تمام اوامر کو عملی جامہ پہنانا اور تمام نواہی سے بچنا اور قرآن پاک کی بنیاد پر اجتماعی نظام قائم کرنا ہے۔ قرآن پاک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ سلم کا سب سے بڑا احسان ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ اسی احسان کو یاد دلاتا ہے، لیکن آج ہم اسی احسان کو بھولے ہوئے ہیں۔ قرآن پاک کا نظام معطل ہے اور اس وجہ سے ہم آج طرح طرح کے مصائب، آفات و بلیات اور خوں ریزوں سے دوچار ہیں اور تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ ان سے نکلنے کا راستہ، قرآن پاک کی طرف رجوع کرنا ہے۔

○

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تذکرہ فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ داخل ہوتا تو آپؐ ساری رات بیدار رہتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے اور اپنی کمر باندھ لیتے۔ پہلے دو عشروں میں بیدار رہ کر نماز پڑھتے اور سوتے بھی تھے اور آخری عشرے میں ساری رات بیدار رہتے اور کمر ہمت باندھ لیتے تھے۔ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، بیہقی)

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہے، آپؐ اس قدر اہتمام فرماتے ہیں تو امتیوں کے لیے سُستی کا کیا جواز رہ جاتا ہے۔ اگر نیند کا غلبہ ہو جائے تو پھر سو جانا چاہیے۔ ساری رات بیدار رہنے کے عوض دن کو آرام کرنا چاہیے۔ ساری رات، اور سارا دن بیدار رہنا ممکن نہیں ہے۔

○

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس دنیا سے اُٹھا لیا اور آپؐ کی ازواج مطہراتؓ نے آپؐ کے بعد اعتکاف کیا۔(متفق علیہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری معمول یہ تھا، اس سے پہلے آپ نے پہلے دوعشروں میں بھی اعتکاف فرمایا تھا اور اس کا مقصد لیلۃ القدر کو پانا اور اس میں عبادت کرنا تھا۔ ایک رات میں ہزاروں رات سے زیادہ راتوں کی عبادت کتنی بڑی کمائی ہے۔ کیا دنیا میں کوئی شخص ایک درہم کے بدلے میں ہزار درہم سے زیادہ کا اعلان کردے تو لوگوں کی قطاریں نہیں لگیں گی، پھر اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑنے کے لیے ایسا کیوں نہیں ہوتا!

○

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (روزہ دار کے لیے) روزہ اور (قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے کے لیے) قرآن پاک سفارش کرے گا۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اسے کھانے پینے اور شہوتوں سے دن میں روکا (اور یہ رک گیا)، اس لیے میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ اور قرآن پاک اس کے حق میں سفارش کرے گا کہ اے میرے رب! میں نے اسے راتوں کو سونے سے روک دیا، پس اس کے بارے میں میری سفارش کو قبول فرما، چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی (اور روزہ دار اور قرآن پاک پڑھنے والے کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا)۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

رمضان کی بڑی اور بنیادی عبادتیں دو ہیں: روزہ اور قرآن پاک کی تلاوت۔ باقی نیکیاں ان دونوں کے تابع ہیں اور برائیوں سے بچنا ان دونوں کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

کون ہے جو اللہ کو قرض دے؟ اچھا قرض، تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا کر واپس دے، اور اُس کے لیے بہترین اَجر ہے۔ (الحدید ۵۷: ۱۱)

© rasailojaraid.com